Lesson 9: Al-An'aam (Ayaat 141 - 150): Day 33 سُوْرَةُ الاَنعَام کی تفسیر

آگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ سب تو حرام نہیں کیا گیا تھا۔ وہ سب تم نے (مشرکین) نے اپنی مرضی سے اپنے اوپر حرام کیا تھا۔

آگے بتایا جارہا ہے کہ اسلام میں حرام کیا کچھ ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ حلال اور حرام کی باتیں اللہ کے نزدیک کتنی اہم ہیں کہ اُن کی رسم ورواج کی تفصیل بتا کر فرمایا گیا کہ یہ سب تم نے خود سے حرام کی ہیں۔ پھر آؤ کہ تمھارا ربّ تمہیں بتائے کہ کیا حلال اور کیا حرام ہے؟

قُل لَّآ اَجِدُ فِیۡ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطۡعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنۡ یَّکُوۡنَ مَیۡتَةً اَوۡ دَمًا مَّسۡفُوۡحًا اَوۡ لَحۡمَ خِنۡزِیۡرٍ فَاِنَّهٗ رِجۡسٌ اَوۡ فِسۡقًا اُهِلَّ لِغَیۡرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَیۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۴۵﴾

کہو کہ جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں ان میں کوئی چیز جسے کھانے والا کھائے حرام نہیں پاتا بجز اس کے کہ وہ مرا ہوا جانور یا بہتا لہو یا سور کا گوشت کہ یہ سب ناپاک ہیں یا کوئی گناہ کی چیز ہو کہ اس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو اور اگر کوئی مجبور ہو جائے لیکن نہ تو نافرمانی کرے اور نہ حد سے باہر نکل جائے تو تمہارا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے ﴿۱۴۵﴾

1: وہ مرا ہوا جانور ہم نے پیچھے اس کی تفصیل پڑھی تھی کہ گلا گھٹا ہوُا۔ بلندی سے گرا ہوُا، زخمی یا لاٹھی سے مرا ہوُا۔ یعنی جو جانور کسی بھی وجہ سے خود مر گیا۔ اگر مرنے سے پہلے ذبح کر لیا جائے تو پھر حلال ہے۔

2: یا بہتا لہو۔ یعنی بہتا ہوُا خون۔ خون جسم میں بیماریوں کو لے کر پھرتا ہے۔ دِل خون کو صاف کرتا ہے۔ جب ہم جانور ذبح کرتے ہیں تو گندا خون سارا نکل جاتا ہے۔ پیچھے گوشت کے ساتھ تھوڑا بہت صاف خون رہ جاتا ہے۔ وہ صاف خون جائز اور حلال ہے۔ تِلی بھی حلال ہے۔

3: ' اَوۡ لَحۡمَ خِنۡزِيۡرٍ فَاِنَّهٗ رِجۡسٌ ' یا سور کا گوشت۔ یہ ناپاک ہے۔ اُس کی کھال، خون، ہر چیز حرام ہے۔ سوَر اس لئے نہیں کھاناکہ اللہ نے حرام کر دیا ہے۔ باقی ساری وجوحات بعد کی بات ہے کہ وہ ایک گندا جانور ہے اور اُس سے بیماریاں پھیلتی ہیں۔

سوَر کی کھال ڈائریکٹلی یا اِن ڈائریکٹلی کہیں استعمال ہوتی ہے۔ یہ سستی ہے اس لئے لوگ پرس، بیگز یا جوتوں کے اندر لائننگ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ آپ احتیاطاً چیک کر لیا کریں۔

4: ' اَوۡ فِسۡقًا ' اور فسق حرام ہے۔ فاسق اللہ کی حدود کو توڑنے والا ہے۔ کتنے لوگ فسق کو حرام سمجھتے ہیں؟ جس طرح باقی چیزیں حرام ہیں، اُسی طرح فسق بھی حرام ہے۔

ایک دفعہ مجھے کسی نے تحفہ دیا بعد میں پتا چلا کہ خنزیر کی کھال کا تھا۔ پھر میں نے وہ پھینک دیا۔ ایک دفعہ جوتے خریدے تو کسی نے بتایا کہ وہ بھی سوَر کی کھال کے تھے۔ جو ایک مسلم ملک سے خریدا تھا۔ میں دکان پر واپس گئی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ نقلی چمڑے کا بنا ہوُا ہے۔

تحقیق کر لیں۔ دِل کو تسلی ہو جائے تو پھر پہن لیں۔ بعض اوقات لوگ ویسے ہی آگے پہنچا دیتے ہیں۔ جلدی سے کسی چیز پر فتویٰ نہ دیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔

5: اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ‌ۚ۔ کہ اس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ یعنی جو اللہ کا نام لئے بغیر مارا گیا ہو اور جو کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو۔ کسی امام کے نام پر، کسی قبر والے کے نام پر، کسی بزرگ کے نام پر۔ اللہ کے سوا کسی اور کے قُرب کو پانے کے لئے اگر قربانی دی جائے یا کوئی کھانا کھلایا جائے۔ وہ سب حرام ہے۔

ایک دفعہ ایک آدمی رسول ؐاللہ کے پاس ایا اور کہا کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے اُس نے منّت مانی تھی کہ فلاں جگہ اونٹ ذبح کرے گا۔ کیا اُسے منّت پوری کرنی چاہیئے؟ رسول ؐاللہ نے فرمایا کہ تم نے بوانہ وادی ہی کیوں منتخب کی تھی؟ انہوں ؐنے کئی سوال کر کے تسلّی کی کہ کہیں شرک کا شائبہ نہ ہو جائے اور پھر اُس کو اجازت دی۔

ایک سائڈ ایشو۔ بہت سارے لوگ حرم کے باہر (حرم کی حدود میں) کبوتروں کو دانہ ڈالتے ہیں۔ کیا کسی حدیث اور قرآن سے ثابت ہے کہ اگر وہاں دانہ ڈالیں گے تو زیادہ ثواب ملے گا؟ وہ دانے پاؤں کے نیچے آتے ہیں۔ لوگوں کو بھی مسئلہ ہوتا ہے۔

یا لوگ مدینہ جا کر خاص طور پر روزے رکھتے ہیں۔ کیا کسی حدیث اور قرآن سے ثابت ہے کہ وہاں روزے رکھیں گے تو زیادہ ثواب ملے گا؟

آپ کوئی بھی نیکی کر لیں۔ لیکن تقدّس یا محبت کے نام پر اپنی طرف سے کچھ شامل نہ کریں۔

ہاں یہ حدیث ہے کہ مسجدِ حرم میں ایک نماز پڑھنے سے ایک لاکھ نماز کا ثواب ہے۔ حجرِ اسود کو چھونے کی حدیث ہے۔ زم زم پی کر دعا کریں۔ جو چیزیں ثابت ہیں وہی کریں۔

ایک کتاب ہے 'شرعی تبرک' اُس میں وہ تمام تفاصیل موجود ہیں جو اسلام کے مطابق ہمارے لئے مقدّس ہیں۔ بعض اوقات لوگ اس طرح کی تصویریں عام کر دیتے ہیں کہ یہ نبی ﷺ کا مبارک جوتا ہے وغیرہ۔

جس چیز کی دلیل نہیں ہے اُس کے بارے میں بات نہ کریں۔

' غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ' یعنی نہ تو بغاوت کرنے والا ہو اور نہ اللہ کی حدود کو توڑنے والا۔ یعنی اگر کوئی مجبور کر دیا جائے۔ باغ یعنی باغی نہ ہو اور عاد یعنی عادی نہ ہو۔ صرف مجبوری کی حالت میں تھوڑا سے کھا سکتے ہیں۔ سورۃ البقرہ اور سورۃ مائدہ میں تفصیل سے بات ہو چکی ہے۔

بعض لوگ تو اپنی مرضی سے کچھ چیزیں اپنے اوپر حرام کر لیتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ اللہ نے کچھ چیزیں سزا کی طور پر بھی حرام کی تھیں۔ آگے اُن کا ذِکر ہے۔

اللہ نے یہ مثال مسلمانوں کو دی ہے کہ اپنی مرضی سے تبدیلیاں کرنے سے کیا سزا ملتی ہے؛

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ڮ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ

﴿١٤٦﴾

اور یہودیوں پر ہم نے سب ناخن والے جانور حرام کر دیئے تھے اور گایوں اور بکریوں سے ان کی چربی حرام کر دی تھی سوا اس کے جو ان کی پیٹھ پر لگی ہو یا اوجھڑی میں ہو یا ہڈی میں ملی ہو یہ سزا ہم نے ان کو ان کی شرارت کے سبب دی تھی اور ہم تو سچ کہنے والے ہیں ﴿١٤٦﴾

هَادُوْا : اور جو لوگ یہودی ہوئے۔ یعنی اللہ نے اُن کا نام یہود نہیں رکھا تھا۔ وہ خود یہ فرقہ بن گئے تھے۔ اللہ نے اُن پر کچھ چیزیں (صرف اُن کے لئے) یہ چیزیں حرام کر دی تھیں۔ 'سب ناخن والے جانور' ایک کُھر والے جانور اُن پر حرام کر دیئے۔ گائے اور بکری کی چربی بھی اُن پر حرام کر دی تھی۔

(یا تورات ہی میں حرام کیا تھا یا بعد میں آنے والے انبیاء کے ذریعے حرام کیا)۔

بکری کے لئے ابھی تک تین الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ بکریاں اُس دور میں مالِ غنیمت کے ساتھ آتی تھیں۔ اس لئے لفظ وَالْغَنَمِ آیا ہے۔)

الْحَوَايَآ : یعنی آنتیں۔ اور ظُهُوْرُهُمَآ یہ عموماً دُنبے کے پیچھے / پشت پر چربی ہوتی ہے۔

اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ : یہود کو تورات ملی تھی۔ ایک سادہ اور حق کتاب تھی۔ وہ دین کو تبدیل کرتے تھے۔ اللہ نے سزا کے طور پر اُن کے لئے شریعت کو تبدیل کر دیا تھا۔ جتنا شریعت کو کہ اپنے لئے مشکل سمجھو گے، اُتنا ہی تکلیف میں جاؤ گے۔

مثال، بکری کی گردن میں رسی ہوتی ہے اگر وہ اپنی حدود میں رہے تو آزادانہ کھاتی پیتی ہے اور اپنے دائرے میں گھوم پھر لیتی ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے دائرے سے نکلنے کی کوشش کرے گی تو سانس گھٹے گا۔ اسی طرح انسان اپنی حدود و قیود میں رہیں تو اپنی زندگی بہترین گزار سکتے ہیں۔

یہود نے اس قسم کی حرکتیں کیں اس لئے ہم سب مسلمانوں کے لئے سبق ہے کہ حلال کو حلال سمجھیں۔ اور حرام کو حرام۔ اپنی مرضی سے کوئی تبدیلی نہیں کر سکتے۔ مثال۔ اللہ کے نبیؐ نے شہد چھوڑا تھا تو اللہ نے اُن کو شہد کھانے کا حکم دیا۔ اللہ کی بات سچی ہے۔

فَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقُلْ رَّبُّكُمۡ ذُوۡ رَحۡمَةٍ وَّاسِعَةٍ‌ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاۡسُهٗ عَنِ الۡقَوۡمِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۴۷﴾

اور اگر یوں لوگ تمہاری تکذیب کریں تو کہہ دو تمہارا پروردگار صاحب رحمت وسیع ہے مگر اس کا عذاب گنہ گاروں لوگوں سے نہیں ٹلے گا﴿۱۴۷﴾

اَب اللہ نے ان کو ڈھیل دی ہوئی ہے۔ وہ بہت رحم کرنے والا ہے ورنہ تو ان کی حرکتوں پر ضرور سزا ملتی۔ لیکن ابھی ان کے پاس موقع ہے۔ یہ اپنے آپ کو ٹھیک کر لیں ورنہ اللہ کا عذاب آجائے گا۔

سَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا لَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشۡرَكۡنَا وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمۡنَا مِنۡ شَىۡءٍ‌ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ حَتّٰى ذَاقُوۡا بَاۡسَنَا‌ ؕ قُلۡ هَلۡ عِنۡدَكُمۡ مِّنۡ عِلۡمٍ فَتُخۡرِجُوۡهُ لَـنَا‌ ؕ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا تَخۡرُصُوۡنَ ﴿۱۴۸﴾

جو لوگ شرک کرتے ہیں وہ کہیں گے کہ اگر خدا چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا (شرک کرتے) اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے اسی طرح ان لوگوں نے تکذیب کی تھی جو ان سے پہلے تھے یہاں تک کہ ہمارے عذاب کا مزہ چکھ کر رہے کہہ دو کیا تمہارے پاس کوئی سند ہے (اگر ہے) تو اسے ہمارے سامنے نکالو تم محض خیال کے پیچھے چلتے اور اٹکل کی تیر چلاتے ہو﴿۱۴۸﴾

(قیامت کے دِن وہ مشرکین کہیں گے) کہ اگر اللہ چاہتا تو ہمیں روک لیتا۔ اگر اللہ چاہتا تو ہمیں نیک بنا دیتا۔ اللہ ہمین گناہ سے روک دے۔ ایسے لوگ اللہ کی مشیت اور اللہ کی رضا کو نہیں سمجھتے۔

اللہ نے چوائس دی ہے۔ منتخب کرنا آپ کی مرضی ہے۔ اپنا راستہ آپ خود منتخب کریں۔

اللہ کی تقدیر کے دو حصّے ہیں۔

پہلا یہ کہ دنیامیں ہر کام اللہ کی مشیت سے ہوتا ہے۔ دنیامیں جو کچھ ہوتا ہے اللہ کی قدرت اور اللہ کی اجازت سے ہوتا ہے۔

دوسرا یہ کہ وہ کام جن سے اللہ راضی ہوتا ہے۔ اللہ کے حکم کے مطابق عمل کریں تو اللہ خوش ہوتا ہے۔

اللہ سب کچھ ہونے تو دیتا ہے یعنی اللہ بندے کو کرنے دیتا ہے۔ کہ کرلو پھر نتیجہ بھی بھگت لینا۔

اللہ فرماتے ہیں کہ شرک خود کرتے ہیں پھر کہتے ہیں اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ حلال اور حرام اپنی مرضی سے کرتے۔ پھر اللہ کے نبیؐ سے فرمایا کہ ان سے کہہ دیں۔؛ " کہہ دو کیا تمہارے پاس کوئی سند ہے (اگر ہے) تو اسے ہمارے سامنے نکالو تم محض خیال کے پیچھے چلتے اور اٹکل کی تیر چلاتے ہو۔"

یعنی اندازوں سے کام چلاتے ہیں۔ جو دل یا خیال میں آتا ہے وہی کرتے ہیں۔ ان کے پاس یہ سب کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے، اگر سند ہے تو دِکھا دیں۔ اَب عذاب کے لئے تیار رہیں۔

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٤٩﴾ کہہ دو کہ خدا ہی کی حجت غالب ہے اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا ﴿١٤٩﴾

یعنی جو نخرے تم کر رہے ہو۔ اس کی اللہ کی بات کے آگے کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اللہ کی حجت ہی اَصل ہے۔ شاہ ولی اللہ کی ایک بہترین کتاب کا نام بھی ' الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ' ہے۔ مثال جیسے ایک

پاؤنڈ کا نوٹ یا سکّہ ہے۔ اگر کوئی اس سے بھی زیادہ خوبصورت نوٹ یا سکّہ بنا لے لیکن پھر بھی وہ قبول نہ کیا جائے گا۔ صرف اَصل نوٹ یا سکّہ ہی چلتا ہے۔

اگر اللہ چاہتا تو سب ابو بکرؓ یا عمرؓ جیسے ہو جاتے۔ لیکن اللہ نے آخر میں حساب لینا ہے۔

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾

اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔ اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے (۲) (سورۃ الملک)

پھر آگے فرمایا؛

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِیْنَ یَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

کہو کہ اپنے گواہوں کو لاؤ جو بتائیں کہ خدا نے یہ چیزیں حرام کی ہیں پھر اگر وہ (آکر) گواہی دیں تو تم ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور نہ ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کرنا جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور (بتوں کو) اپنے پروردگار کے برابر ٹھہراتے ہیں ﴿۱۵۰﴾

کہ اگر سب لوگ مل کر بھی غلط کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ تو اللہ کی بات ہی حق اور سچ ہو گی۔ چاہے دوسرے لوگ جھوٹے گواہ بھی لے آئیں۔ اکثریت یہ ثابت نہیں کر سکتی کہ وہ صحیح ہیں۔

اللہ کے نبیؐ سے فرمایا جا رہا کے آپؐ اُن کی باتوں میں مت آنا۔

اللہ کے مقابلے میں شریعت میں خواہشِ نفس ہے۔ اللہ کی شریعت ھُدیً ہے۔ ہدایت ہے۔ صحیح، حق راستہ ہے۔ جبکہ 'اَھْوَآءَ' خواہشوں کی پیری کرنا ہے۔ لوگ سوسائٹی میں دوسری خواہشوں سے اپنے آپ کو عارضی طور پر خوش کرتے ہیں۔

عمل کے نقطے: جاہل لوگ اللہ کے برابر دوسروں کو کرتے ہیں۔ اندھا دھند پیروی نہیں کرنی۔ دلیل اور سند دیکھیں۔ اللہ نے معاملات کا اتنا ذِکر کیا ہے۔ اتنا تو قرآن پاک میں جہاد، روزے کا بھی ذِکر نہیں کیا۔ دوسروں سے بحث نہ کریں۔ صرف دلیل سے بات سمجھا دیں۔

اللہ سے دُعا کریں کہ اللہ ہمیں دین کے علم کا شوق لگا دے۔ آمین